مسجد ''بیت الصمد'' بالٹی مور کی افتتاحی ریسیپشن سے حضورِانور کا بصیرت افروز خطاب۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 7 بجے شروع ہوا۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ اس کا اردو مفہوم یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے آغاز میں 'بسم اللہ الرحمن الرحیم' پڑھی اور فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ سب پر ہوں۔

سب سے پہلے میں ان تمام مہمانوں کا دلی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو آج وقت نکال کر ہمارے ساتھ اس موقع پر شامل ہو رہے ہیں۔ ایسی دنیا میں جہاں مذہب میں دلچسپی زوال پذیر ہے، وہاں آپ کا ایک مذہبی جماعت کے پروگرام میں شامل ہونا قابل ستائش ہے۔ یہ بات اور بھی اہمیت کی حامل ہے کہ آپ مسلمانوں کے ایک پروگرام میں شامل ہو رہے ہیں، جہاں ایک مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے، باوجود اس کے کہ آپ میں سے اکثر غیر مسلم ہیں اور ان کی اسلام اور مسجد کے ساتھ کوئی مذہبی یا جذباتی وابستگی نہیں ہے۔ یقیناً آپ سب اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ آجکل بہت سے لوگ اسلام اور مسلمانوں کے بارہ میں خوف اور تحفظات میں مبتلا ہیں۔ اس تمام پس منظر میں آپ کی یہاں حاضری قابل تعریف ہے اور مجھے پابند کرتی ہے کہ میں آپ سب کا دلی شکریہ ادا کروں۔ نیز میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ شکریہ کے یہ جذبات صرف اخلاقاً نہیں بلکہ اسلام مجھ پر یہ مذہبی فرض عائد کرتا ہے، جیسا کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں یہ اپنا مذہبی فریضہ سمجھتا ہوں کہ دلی طور پر اخلاص کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کروں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے خیال میں آپ آج اسلام کے بارہ میں مزید سیکھنے کی اُمید کے ساتھ اور یہ جاننے کے لئے تشریف لائے ہیں کہ ہم نے یہ مسجد کیوں بنائی ہے۔ لوگ اسلام کے بارے میں میڈیا میں جو کچھ دیکھتے اور سنتے ہیں، اس لحاظ سے انہیں توجہ بھی پیدا ہوتی ہے کہ اسلام کے بارے میں حقیقت جاننے کی کوشش کریں۔ ہم جس ماحول میں رہ رہے ہیں، اس میں لوگوں کے ذہنوں میں مسجد کے بارے میں کچھ خدشہ یا خوف ہے تو یہ قابل فہم ہے۔ بے شک دنیا میں مسلمانوں کے خوف کا تاثر بڑھ رہا ہے۔ مجموعی طور پر مسلمانوں کو فساد پیدا کرنے والا اور مسلمانوں کو ایسی قوم سمجھا جاتا ہے جو نہ تو آپس میں اور نہ ہی دوسروں کے ساتھ امن سے رہ سکتے ہیں۔ پھر مسجد کی تعمیر تو اَور بھی زیادہ بے چینی اور خوف پیدا کرتی ہے۔ بہت سے لوگ ڈرتے ہیں کہ مسجد مسلمانوں کو ایک ایسا مرکز مہیا کرے گی جو انہیں باقی معاشرہ سے الگ کر دے گی اور مقامی آبادی، شہر اور ملک کا امن و سکون داؤ پر لگ جائے گا۔ میں نے غیر مسلم دنیا میں ان خدشات کا خود مشاہدہ کیا ہے۔ بدقسمتی سے یہ بے چینی اور شکوک اسلام اور اس کے ماننے والوں کے متعلق مسلسل بڑھ رہے ہیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان تمام باتوں کے باوجود سچ یہ ہے اور ہمیشہ یہی رہے گا کہ اسلام ہر قسم کی شدت پسندی، دہشت گردی اور تشدد کی کلیۃً نفی کرتا ہے۔ یہ ہر اس قدم کی سختی سے مذمت کرتا ہے جس سے آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر متاثر ہوتی ہے۔ اسلام کسی بھی صورت مذہب کے معاملہ میں کسی جبر اور زبردستی کی اجازت نہیں دیتا بلکہ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ مذہب انسان کے دل کا معاملہ ہے اور یہ قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے۔ اس لئے میرا یہ مضبوط ایمان ہے کہ غیر مسلموں کے اسلام کے بارہ میں جو تحفظات ہیں، وہ غلط فہمی پر مبنی ہیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کوئی بھی مسجد بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی تعلیم کے مطابق اس کی تعمیر کے مقاصد کو سامنے رکھا جائے۔ جب حقیقی مسلمان مسجد بناتے ہیں تو ان کا مقصد کیا ہوتا ہے۔ اگر کوئی انسان منصفانہ نظر سے دیکھے کہ مسجد کیوں بنائی جاتی ہے اور کیا وجہ ہے کہ اسے مسلمانوں کے لئے مقدس سمجھا جاتا ہے، تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ حقیقی مسجد سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے اب مقامی لوگوں میں پیدا ہونے والی کسی بھی ممکنہ بے چینی کو کم کرنے کے لئے مسجد کے بنیادی مقاصد بیان کروں گا تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ یہ مسجد اور تمام حقیقی مساجد کس چیز کی علامت ہیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مسجد بنانے کا بنیادی مقصد بلاشبہ ایک خدا کی عبادت ہے۔ اس لئے مساجد وہ جگہیں ہیں جہاں مسلمان اکٹھے ہوتے ہیں اور اللہ کے سامنے جھکتے ہیں، سجدہ ریز ہوتے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ ایسی عبادت دن میں پانچ دفعہ کی جاتی ہے اور اسے نماز کہتے ہیں۔ یہ ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی حصہ ہے جو اس کے لئے بجالانا واجب ہے۔ دوسرا اہم مقصد مساجد کا یہ ہے کہ ایک ایسی جگہ جہاں مسلمان اکٹھے ہو کر عبادت کر سکیں اور آپس کے تعلقات کو مضبوط بناتے ہوئے معاشرے میں اتحاد پیدا کر سکیں۔ لہٰذا مساجد کے ذریعہ سے مسلمان زیادہ آسانی سے معاشرہ میں حسن سلوک، ہمدردی اور بھائی چارہ کی فضاء قائم کر سکتے ہیں۔ تیسرا اہم مقصد کسی بھی مسجد کا یہ ہے کہ غیر مسلموں کو اسلام کی تعلیمات کے متعلق آگاہی دی جائے اور تمام معاشرے کے حقوق ادا کئے جائیں۔ یہ مساجد ایک پلیٹ فارم مہیا کرتی ہیں تا کہ مسلمان متحد ہو کر اپنی مقامی آبادی کی خدمت کر سکیں اور معاشرے کے تمام افراد کی بلاتمیز رنگ و نسل مدد کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ نساء آیت 37 میں فرماتا ہے:

'اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔'

اس آیت کریمہ میں قرآن مجید مسلمانوں کو تعلیم دیتا ہے کہ تمام لوگوں سے ہمدردی اور شفقت کا سلوک کیا جائے۔ اسلام مسلمانوں سے کہتا ہے کہ وہ والدین، افرادِ خانہ، دیگر رشتہ داروں اور معاشرے کے بے کس افراد کی بھی خدمت کریں۔ قرآن کریم ہمسائے کے حقوق ادا کرنے پر بھی بہت زور دیتا ہے۔ ہمسائے سے صرف وہی افراد مراد نہیں ہیں جو انسان کے گھر کے ساتھ رہتے ہیں بلکہ اسلام میں ہمسائے کا تصور بہت وسیع ہے۔ صرف وہ جو قریب یا دور رہتے ہیں اس میں شامل نہیں بلکہ ہمسایہ کی تعریف میں انسان کے وہ ساتھی بھی شامل ہیں جو اس کے ساتھ کام کرتے ہوں، یا اس کے ساتھ سفر میں ہوں، اور وہ بھی شامل ہیں جن کا اس کے ساتھ تعلق ہو۔ اس لئے خلاصۃً اس شہر کے تمام افراد اس مسجد کے ہمسائے ہیں۔ اس لئے حقیقی مساجد بجائے معاشرہ کا امن برباد کرنے کے مختلف طبقات اور مذاہب کے افراد کے درمیان امن کو فروغ دیتی ہیں۔ مساجد جہاں مسلمانوں کے اپنے خالق کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرتی ہیں وہاں دوسرے لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں بھی ممد ہیں۔ وہ مساجد کسی کام کی نہیں ہیں جو یہ اہم مقاصد پورا نہیں کرتیں، ایسی مساجد ان کھوکھلے شیلز کی طرح ہیں جو کسی کام نہیں آتے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہماری تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہم جب مسجد بناتے ہیں تو ان مقاصد کو جو میں نے ابھی بیان کئے ہیں پورا کرنے کی کوشش کرتے ہے۔ ہم اپنے حسن سلوک اور نیک برتاؤ سے عملی طور پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم اپنی جماعت کے ماٹو ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ ہم دیگر مسلمانوں اور غیر مسلموں سے تعلقات استوار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم بین المذاہب بات چیت کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم اپنے ہمسایوں کی قدر اور ان کا خیال رکھتے ہیں۔ ہم ہمیشہ ضرورت پڑنے پر ان کی مدد کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ہم کمزوروں اور محروموں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ ہم ہر جگہ معاشرے کی خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں اور محب وطن شہری ہیں۔ یہی ہمارا مذہب اور تعلیمات ہیں۔ انہی مقاصد کے لئے ہم مسجد بناتے ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ سب لوگ سمجھ گئے ہوں گے کہ مسجد کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جس سے ڈرا جائے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حقیقی مسجد صرف خدا کی عبادت کی جگہ ہی نہیں بلکہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں سے مسلمان اکٹھے مل کر دیگر افرادِ معاشرہ کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی سورۃ ماعون کی آیات 5 تا 7 میں بیان ہے کہ:

''پس اُن نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔ وہ لوگ جو دکھاوا کرتے ہیں۔''

یہ آیات واضح طور پر بیان کرتی ہیں کہ ان لوگوں کی نمازیں ردّ کر دی جائیں گی جو اللہ تعالیٰ کی عبادت تو کرتے ہیں مگر اس کی مخلوق کے حقوق ادا نہیں کرتے۔ ان کی نمازوں اور مسجد میں حاضری کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ وہ صرف ایک دکھاوا ہے۔ قرآن مجید نے نہایت واضح طور پر بیان کر دیا ہے کہ ان کی نمازیں بے معنی ہیں اور ان کے منافقانہ اطوار انہیں صرف ذلت و گمراہی میں بڑھاتے ہیں۔

دراصل حقیقت یہ ہے کہ سچے مسلمان جو مخلص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں وہ کبھی کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے جس سے معاشرے کا مفاد یا امن خراب ہوتا ہو۔ نہ ہی وہ دوسروں کے حقوق غصب کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ ایسا کرنے سے ان کا ایمان خراب ہوتا ہے اور ایسا عمل قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے منافی ٹھہرتا ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس لئے میں آپ کو ایک بار پھر یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس مسجد کے بارہ میں آپ کو کسی بھی قسم کی بے چینی کی ضرورت نہیں۔ اس مسجد کے دروازے ہمیشہ امن پسند لوگوں کے لئے کھلے رہیں گے۔ یہ ہمیشہ ان لوگوں کے لئے کھلے رہیں گے جو انسانیت کی قدر کرتے ہیں۔ میں آپ کو مکمل اعتماد سے کہہ سکتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ مسجد امن کی علامت بن کر اُبھرے گی اور اس سے جو پیار، محبت، بھائی چارہ پھوٹے گا وہ اس پورے شہر بلکہ اس سے بھی آگے جائے گا۔ یہ ایک

ایسا مینار بنے گی جو چارسو روشنی پھیلائے گی۔ یہ ایسا مقام امن ہوگی جہاں اکٹھے ہوکر عبادت کرنے والے اپنے ہمسایوں سے حسن سلوک کریں گے اور ان کے حقوق ادا کریں گے۔ یہ اسلام کی روشن تعلیم کو ظاہر کرے گی اور تمام خوفوں اور تصورات کو دور کردے گی جو ہمارے مذہب کے بارہ میں پائے جاتے ہیں۔ انشاء اللہ مقامی لوگوں کے دلوں میں رہ جانے والے خوف سب دور ہوجائیں گے جب وہ اس مسجد کو دیکھیں گے اور لوگوں سے ملیں گے جو یہاں عبادت کریں گے تو وہ جلد سمجھ جائیں گے کہ کسی پریشانی اور بے چینی کی ضرورت نہیں ہے۔ اگرچہ یہ بات کہہ دینا آسان ہے لیکن جلد ہی آپ میری ان باتوں کی خود تصدیق کریں گے کہ احمدی مسلمان وہی کرتے ہیں جس کی وہ تبلیغ کرتے ہیں اور اسلام کی امن والی تعلیم کا صرف دعویٰ ہی نہیں کرتے بلکہ اسے مقدم بھی رکھتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ مقامی آبادی جلد ہی یہ محسوس کرلے گی کہ جو کچھ میں نے مسجد کے مقاصد کے بارہ میں ابھی بیان کیا ہے وہ کوئی سہانے سپنے نہیں بلکہ کامل سچائی ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ معاشرے کے ہر فرد کا یہ فرض ہے، چاہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم، مذہبی ہوں یا غیر مذہبی کہ دنیا کی فلاح و بہبود اور امن کے لئے مل جل کر کام کریں۔ ایک دوسرے پر الزامات لگانے اور دوسروں کی خامیوں اور کمزوریوں پر انگلی اُٹھانے کی بجائے ہمیں اپنے دلوں کو کشادہ کرتے ہوئے ہمدردی اور حسن سلوک کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کے مذاہب پر حملہ کرنے اور بلاضرورت دوسروں کو اشتعال دلانے کی بجائے یہ وقت کی فوری ضرورت ہے کہ ہم باہمی عزت و احترام اور برداشت کا مظاہرہ کریں۔ حقیقی اور دیرپا امن اچانک قائم نہیں ہوجاتا بلکہ ہم سب پر فرض ہے کہ ہم اُن باتوں پر اپنی توجہ مرکوز کریں جو ہمیں آپس میں ملائیں اور متحد کریں نہ کہ ہمارے اختلافات ہمیں تقسیم کردیں اور معاشرے کو تباہ کردیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہم دنیا کی تاریخ کے نازک موڑ سے گزر رہے ہیں جہاں دنیا قومی اور بین الاقوامی سطح پر تقسیم در تقسیم ہورہی ہے۔ ہم تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ اس لئے اب وقت ہے کہ ہم ازسرِنو جائزہ لیں اور اپنی تمام تر توانائی انسان کے مستقبل کو محفوظ بنانے میں صرف کریں۔ اب وقت ہے کہ ہم اپنی انسانیت کو ظاہر کریں اور اپنے معاشرہ، قوم بلکہ ساری دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ یہ تب ہی ممکن ہے کہ جب ہم آپس میں مل جائیں اور ایک دوسرے کے عقائد کا احترام کریں، تب ہی ہم اس خلیج کو پُر کرسکتے ہیں جو اکثر دنیا میں پھیل چکی ہے۔ تب ہی ہم اپنے بچوں کے لئے اُمید کی کرن پیدا کرسکتے ہیں، تب ہی ہم اپنے پیچھے آنے والی نسلوں کے لئے پُرامن اور خوشگوار دنیا چھوڑ سکتے ہیں۔ ہمیں ذاتی نفع اور لالچ کی وجہ سے اندھا نہیں ہوجانا چاہئے بلکہ ہمیں اپنی آنکھیں کھولنی چاہئیں اور مشترکہ مفاد پر نظر رکھنی چاہئے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں اُمید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ہم سب بلاامتیاز مذہب اور عقیدہ، اکٹھے مل کر خیرخواہی اور باہم احترام کے جذبہ کے ساتھ کام کرسکیں۔ ہماری مشترکہ خواہش یہ ہونی چاہئے کہ ہم اپنے بعد آنے والوں کے لئے دنیا کو ایک بہتر جگہ بنائیں۔ ہمارا مشترکہ مقصد امن کا قیام اور تمام افرادِ معاشرہ کے درمیان ہم آہنگی اور خیرخواہی پیدا کرنا ہو۔ ہمیں مستقل یہ کوشش کرنی ہوگی کہ ہم اپنے پیچھے اپنے بچوں کے لئے ایک پُرامن دنیا چھوڑیں، جہاں لوگ بلاامتیاز مذہب، قوم اور عقیدہ کے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم سب مل کر انسانیت کی بہتری کے لئے کام کرسکیں۔ آمین۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آخر میں مَیں آپ سب کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ یہاں ہمارے ساتھ شامل ہوئے، اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے، آمین۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

آخر پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ ازاں بعد بعض مہمانوں نے باری باری حضورِانور سے ملنے کی سعادت حاصل کی اور بعض نے درخواست کرکے تصاویر بنوائیں۔

تقریب کے بعد یہاں سے مسجد بیت الرحمٰن کے لئے روانگی ہوئی۔ بالٹی مور سے مسجد بیت الرحمن کا فاصلہ 34 میل ہے۔ ساڑھے نو بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد تشریف لے آئے اور نمازِ مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔